دین ملاء، فی سبیل اللہ فساد

گھر میں بیٹھے ایک ٹی وی چینل پر مذہبی لیکچر سن رہاتھا چینل غالباً پیس نامی تھا، ایک شیر وانی پوش اسکالر فرمارہاتھا کہ جب انسان مر جائے اور میت کو غسل دینے اور کفنانے کے بعد نماز جنازہ کیلئے جب تیار کیا جائے تو نماز جنازے سے پہلے حاضرین جماعت سے سوال پوچھا جائے کہ اگر کسی بھی شخص کا اس میت کی طرف کوئی بھی مالی حساب کتاب قرض وغیرہ ہو تو وہ بتائے پھر اسکی ادائگی کا دفن سے پہلے کوئی بندوبست کیا جائے۔ یہ مسئلہ ایسے وقت میں اٹھانا ملا کی طرف سے مجھے بڑا عجیب لگا کیونکہ ایک طرف ہمارے معاشرہ میں کئی پیدا گیر لوگوں کے ہونے کا بھی یقین ہے دوسری طرف ایسے وقت میں میت کے ورثا کے اوپر بھی کئی نفسیاتی پریشانیاں۔ ملائیت کی فلاسفی سے لاگو کردہ معلوم ہیں سو میت کا اگر قرضہ ادا نہ کیا گیا تو اسکے قبر میں جاتے ہی اسپر سچ پتر اشروع ہو جائے گا۔ قبر میں جانے والے سے اسکے گناہوں کی باز پرس کے حوالہ سے کئی گھڑ نتو مسائل بھی مشہور کئے ہوئے ہیں حتٰی کہ یہ بھی کہ مرے ہوئے کی نیت سے پکی پکائی روٹی مسجد میں بھیجنے سے اسکے ٹارچر میں کمی ہوتی ہے ٹی وی چینل کا مشہور اسکالر میت کے بارے میں جنازہ دفنانے سے پہلے اسکے قرضہ کے ادائگی کیلئے لیکچر کے دوران کچھ حدیثیں بھی پڑھ رہا تھا میں نے ان حدیثوں کو بھی غور سے سنا جو مجھے مکمل طور پر نئی نئی معلوم ہوئیں اسپر مجھے یاد آیا کہ غالباً اکیسویں صدی کے شروع والے عشرہ میں عیسائی مذہب کے کیتھولک فرقہ کا آنجہانی پیشوا پوپ پال بینی ڈکٹ جب ہندستان کے دورہ پر گیا تھا وہاں اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ اکیسویں صدی دنیا میں عیسائیت کے غلبہ کی صدی ہوگی اسپر جو میں نے اب تک سوچا ہے وہ یہ کہ کم سے کم پوپ کے اعلان کے بعد یا اس دوران انڈونشیا دو ٹکڑے ہو کر ایک حصہ ریفرنڈم کے ذریعہ مکمل عیسائی آبادی پر مشتمل عیسائی ملک بن کر اقوام متحدہ کے پاس رجسٹر بھی کرایا گیا ہے اسکے بعد صومیالہ سوڈان ملکوں کا بھی کچھ ایسا ہی حشر ہوا ہے میں نے ان ملکوں میں عیسائیت کے فروغ پر حقیقت معلوم کی کہ وہاں مسلم لوگ اتنا تیزی سے

کیونکر مذہب تبدیل کر کے عیسائی بن گئے پھر معلوم ہوا کہ وہاں مسلم بیروز گاروں کی اسلام دوستی کے نام سے کچھ ایسی جذباتی تنظیمیں بنائی گئیں جو ان میں جو باتنخواہ نوجوان بھرتی کئے گئے انکو دنیامیں اسلام کے غلبہ کے نام سے کچھ ایسالٹریچر پڑھایا گیا جو علم روایات سے مزین کیا گیا تھا جن میں اسلام کے نام کی ظاہری رسومات جو لباس اور ظاہری جسمانی وضع قطع سے متعلق باتیں تھیں میں بطور مثال بھی ایک وضعی روایت بھی پیش کروں جیسے من احیا سنتی وقت مماتہ فقد احیانی یعنی فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ جس آدمی نے زندہ کیا میری کسی ایک بھی سنت کو اسکے فوت ہو جانے کے وقت تو اسنے جیسے کہ مجھے، پھر سے زندہ کیا۔

محترم قارئین! اب مشہور کردہ سنتوں پر بھی غور فرمائیں جو خود وضعی روایات کی پیداوار ہیں مثلاً خالفوا الیھود والنصاری قصوا الشوارب وعفوا اللحیٰ اس حدیث کی معنی ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ مخالفت کرو یہود اور نصاریٰ کی مونچھیں کاٹو اور داڑھیوں کو نولمٹ چھوڑدو۔ اب کوئی غور کرے کہ اس حدیث میں مونچھیں کاٹنے اور داڑھیاں بڑھانے کی فلاسفی کوئی مثبت نہیں ہے اس میں جو فلاسفی بتائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہود د اور نصاریٰ کی مخالفت کے لئے اپنا چہرہ ایسا بناؤ! علم حدیث کی اس قسم کی تعلیم سے تو دنیا والے یہ سمجھیں گے کہ اسلام کے پاس اپنی کوئی انسان دوست پازیٹو تعلیم نہیں ہے اسکے سنن اور فرائض صرف دوسرے مذاہب والوں کی مخالفت کے جذبہ پر مبنی ہیں جبکہ سر اور چہرے کے بالوں وغیرہ کیلئے قرآن کی تعلیم ہے کہ قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ (7-32) یعنی اے نبی! کہدیجئے کہ کسنے حرام کیا ہے زیب وزینت کو جو جاری کی گئی ہے بندوں کیلئے اب اس آیت کریمہ میں اخرج کے لفظ سے ہر نئے فیشن اور ڈیزائین کے سارے ماڈل آگئے نیز خود چہرے اور سر کے بالوں کیلئے جس کسی کو اپنی زینت مکمل شیو کرا کر مونچھ داڑھی منڈوا دینے میں آئے یا بالوں کو من پسند سائیز میں رکھوانے میں آئے قرآن کا فرمان ہے کہ کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ (48-27) پھر میں نے غور کیا کہ اوپر جن مسلم ممالک کی کھو کھ سے عیسائی مملکتیں وجود میں لائی گئی ہیں وہاں پہلے رائیونڈی اور پیس چینل کی روایات پر مبنی تبلیغ سے اسلام کی

تعریف کے نام سے بڑے جبے دانے دار مالھاؤں پر ذکر کے ورد وظیفے اور اسکے بعد ملا عمر کے اسلام کی طرح گھروں اور ہوٹلوں پر ٹیلیویزنوں پر بندش کوئی عورت اگر گھر سے بغیر برقعے کے نکلے تو اسے بازار میں روڈوں پر کوڑوں کی سزا دی جاتی رہی۔ جبکہ قرأن کے حکم کے مطابق جسم پر چادر اوڑھ کر مونہہ کو اتنا کھولکر چلیں جو پہچانی جاسکیں (59-33) سو اس قسم کے اسلام کے نام سے متشددانہ سلوک کرنے والی تنظیموں کا پسمنظر مجھے سمجھ میں آیا کہ عیسائی پوپ پال نے جو اکیسویں صدی کو عیسائیوں کے غلبہ کی صدی قرار دیا ہے۔ وہ خود عیسائی عالمی سامراج نے جو مسلم امت کے اندر، انکے اتحاد ثلاثہ یعنی یہود مجوس ونصاریٰ نے ایسی روایات تیار کرائیں جو فتح فارس وروم کے بعد اور خود جناب رسول کے زمانہ حیات میں مدینۃ الرسول اور خیبر سے یہودیوں کو بغیر جنگ کے تحریری اور زبانی آرڈر سے ملک نیکالی (59-3) دینے کی پاداش میں انہوں نے ملکر اپنے دانشوروں کی تھنک ٹینک کی مشاورت سے یہ ریسرچ پاس کی کہ مسلم امت کی اتنی ساری طاقت اور فتوحات کا راز انکو ملی ہوئی کتاب قرآن کی تعلیمات میں ہے اس لئے اب ہم کو مقابلہ بھی کتاب قرآن سے کرنا ہوگا سو جب ہم امت مسلمہ سے قرآن چھیننے میں کامیاب ہو جائیں گے تو ہم ان کو اسلام کے نام سے اور انکے رسول کے نام کی احادیث کا علم دیں۔ اس میں تضادات کی وہ توبھر مار شامل کریں جو یہ متحد امت فرقوں میں بٹ کر ایک دوسرے کو مارنے میں منہمک ہو جائے پھر واقعی ہوا بھی ایسے کہ جب سے ہمارے اندر عباسی اور اسماعیلی خلافتوں کے زمانہ سے درسگاہوں میں بجاء قرآن کے امامی علوم کا نصاب تعلیم علم الحدیث اور اسکی روشنی میں قرآن کی تفسیر اور امامی فقہیں پڑھائی جانے لگیں جن کے اساتذہ بھی خود اہل مجوس یہود اور نصاریٰ میں سے امامت کے القاب سے جبوں قبوں کے یونیفارموں سے لائے گئے اس زمانہ سے ہم حنفی جعفری اسماعیلی اور امامی امتیازات میں آج تک بٹے ہوئے ہیں۔

محترم قارئین! رب تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِیْهِ اخْتِلَافًا كَثِیْرًا (4-82) یعنی لوگ قرأن پر غور فکر اور تدبر کیوں نہیں کرتے اگر لوگ کتاب

اللہ کے سواء کسی بھی غیر اللہ کے علم کو اپنا نصاب تعلیم بنائیں گے تو اس میں قدم قدم پر اختلافات پائیں گے۔ سو سب لوگ یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ امامی فرقہ جاتی تعلیم کی وجہ سے ہر فرقہ مقابل فرقہ کے خون کا پیاسا ہے دوسرے مقام پر رب تعالیٰ نے فرمایا کہ جن دنوں جناب محمد علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو پڑھانے والے استاد تھے اور اسکا ذریعہ تعلیم صرف قراٰن تھا تو اسکی رزلٹ خود اللہ عزوجل نے بتائی کہ وَ اَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ ؕ لَوۡ اَنۡفَقۡتَ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مَّاۤ اَلَّفۡتَ بَیۡنَ قُلُوۡبِہِمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّہٗ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ(8-63)یعنی اللہ نے اپنے نبی کے طالب علم ساتھیوں کے دلوں کو اتنا تو آپس میں جوڑا اور ملایا جو اگر تو دنیا بھر کی دولت خرچ کر دے پھر بھی انکے دلوں کو آپس میں تو اتنا نہیں جوڑ سکتا۔

محترم قارئین! اتحاد ثلاثہ کی تھنک ٹینک کے امامی دانشوروں نے قرآن حکیم کی ان دو آیتوں پر غور کر کے فیصلہ کیا کہ امت مسلمہ کے افراد جو یک جان دو قالب ہیں یہ کرشمہ انکے اندر قراٰن کی ایسی تعلیم کی وجہ سے ہے سو مستقبل میں اگر دنیا سے مسلم امت اور انکے ماضی کی طرح کی فتوحات اور غلبہ کو ختم کرنا ہے تو انکی نسلوں کی درسگاہوں میں جو سلیبس اور نصاب تعلیم ہے وہ یہ واحد کتاب قراٰن حکیم ہے سو ان سے اسے چھین کر اسکی جگہ قراٰن کی تفسیر اور تعبیر کے نام پر انکے نبی سے منسوب کردہ ایسا علم حدیث بطور نصاب لے آئیں جو بجاء قراٰن کی تعبیر اور تفسیر کے اسکا رد کرتا ہو نیز ایسے علم کے ذریعے انکی وحدت کو ان احادیث سے تتر بتر کر دیں جیسے کہ انہوں نے یہ بھی حدیث بنائی کہ "اختلاف امتی رحمۃ" یعنی فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ میری امت میں اختلاف کا ہونا یہ ایک رحمت ہے، بکہ اللہ کا فرمان ہے کہ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِی الۡکِتٰبِ لَفِیۡ شِقَاقٍۭ بَعِیۡدٍ (2-176) یعنی جن لوگوں نے الکتاب میں اختلافات ڈالے وہ دور کی بدبختی میں ہوئے۔

جناب قارئین! اللہ عزوجل نے فرمایا کہ (لڑائیوں میں جو غلام سازی کیلئے لوگوں کو جنگی قیدی بنانے زمین میں اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے تک (8-67) پھر جنگی ماحول ختم ہو جائے تو قید کردہ لوگوں کو فی الفور بطور احسان کے آزاد

کر دو یافدیہ لیکر (47-4) قرآن حکیم کی طرف سے غلامی کے اوپر دائمی بندش کے بعد بھی قارئین لوگ کتاب بخاری کے اندر کتاب البیوع پڑھکر دیکھیں کہ اس میں غلاموں کی خرید و فروخت کی کتنی تو احادیث موجود ملتی ہیں نیز بخاری کے کتاب المغازی کے باب 494 میں حدیث نمبر 1249 نیز کتاب البیوع کے باب الرفیق 1383 کی حدیث نمبر 2077 یعنی دونوں جگہ ایک ہی حدیث ابو سعید خدری کی روایت سے ہے کہ اسنے جناب رسول سے سوال کیا کہ ہم لڑائی میں کسی عورت کو قید کرتے ہیں پھر اسکے ساتھ جماع کرتے ہیں لیکن اسکو بیچتے وقت مول زیادہ لینے کیلئے کنواری بتاتے ہیں تو اسکے کنواری پن کے ثبوت کیلئے جماع کے وقت انزال باہر کریں تاکہ اسے حمل نہ ہو کیا یہ جائز ہے تو جواب میں رسول اللہ نے فرمایا کہ انزال تو باہر کرتے ہو لیکن جس کو دنیا میں آنا ہے پیدا ہونا ہے وہ تو انزال باہر کرنے کے باوجود پیدا ہو جائے گا۔

اب قارئین لوگ فیصلہ کریں کہ قرآن کی جانب سے لڑائیوں میں غلام سازی پر بندش کے بعد بھی علم حدیث والوں نے کیا تو حدیثیں بناڈالی ہیں جو آج تک ایسی حدیثوں سے بنایا ہوا فقہ مختلف اماموں کے ناموں سے عربی مدارس کے اندر بطور دینی تعلیم کے پڑھایا جارہا ہے یعنی رواں دور کی ٹوٹل ملاشاہی قاضی شیخ التفسیر والحدیث ایسے خلاف قرآن علوم کی پیداوار ہیں۔ میں نے جو یہ مضمون دین ملافی سبیل اللہ فساد نامی شروع کیا ہے اسکی شروعات ٹی وی پیس چینل کے ایک ملا کے لیکچر میں نماز جنازہ سے متعلق ہدایات اور مسائل کے حوالہ سے کیا ہے کہ اسنے میت کی نماز جنازہ کے وقت حاضرین ہجوم میں اعلان کرنے کی بات کی کہ کسی بھی آدمی کا اسی مرنے والے کی طرف کوئی قرضہ ہو یا امانت ہو تو وہ ایسا مطالبہ پیش کرے اور ورثا لوگ اسکی ادائگی کی بھی کوئی ذمہ داری قبول کریں وغیرہ اس ٹی وی اسکالر کی یہ سفارش بھی اسنے کسی حدیث کے حوالہ سے کی تھی جس پر گاؤں کے کسی پاگل کی بات مجھے یاد آئی کہ اس پاگل کو بستی والوں نے کہا کہ ہم سب میلہ پر جارہے ہیں سو خیال کرنا جو کہیں پیچھے سے گھروں کو آگ نہ لگانا، اسپر پاگل نے جواب میں کہا کہ اچھا ہوا جو تم نے یہ بات مجھے یاد دلا دی جو پہلے میرے ذہن میں ہی نہیں تھی پھر جو میں نے ایسی حدیثوں پر

غور کیا تو مجھے اکیسویں صدی کے شروع میں ہندستان کے دورہ پر آئے ہوئے عیسائیوں کے کیتھولک فرقہ کے انجہانی پوپ پال کی تقریر یاد آئی کہ یہ صدی دنیا میں عیسائیوں کے غلبہ کی صدی ہوگی سو جو میں نے کم سے کم مسلموں کے عیسائی مذہب میں داخل ہو کر عیسائیوں کی آدم شماری بڑھانے پر غور کیا تو اندازہ ہوا کہ جب ملائوں کی ایسی حدیثوں سے مرنے والوں کے وارثوں سے ایسے قرضے بھی وصول کئے جائیں گے جن کی انکے مرنے والوں کو زندگی میں بھی خبر تک بھی نہ ہوگی تو ایسے لوگ لامحالہ اسلام چھوڑ کر عیسائی مذہب میں جاکر پناہ لیں گے سو اصولی بات ہے کہ لین دین کے معاملات کے لئے قرآن حکیم کا باقائدہ حکم ہے اس کی مکمل سفارش کی ہوئی ہے کہ جب ورثاء میں فوتی کا مال متروکہ بتائے ہوئے حصص کے مطابق تقسیم کریں تو پہلے فوتی کی وصیت اور قرضہ پر خرچ کریں پھر بقیہ مال ورثاء کے اندر تقسیم کریں سورت النساء کی آیت نمبر گیارہ اور بارہ میں فوتی کے قرضہ اتارنے کا ذکر چار بار تکرار سے کیا گیا ہے اور وہ بھی ورثاء کے حصص اور وصیت کے ساتھ سو جب قرآن نے یہ معاملہ پہلے ہی سلجھا دیا ہے تو میت کی نماز جنازہ کے وقت میت پر قرض خواہوں کی سفارش والی حدیث کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے وہ بھی ملا کے جنازہ پڑھانے کے وقت باقی جہاں تک مسائل بنائے گئے ہیں میت کو غسل دینے اور اسکی نماز جنازہ پڑھنے کے ان دونوں رسموں کا قرآن حکیم میں کوئی ذکر نہیں ہے سو ہم اولا تذکرہ کرتے ہیں انسان کی جسمانی پاکائی وصفائی کا وہ بھی پہلے زندہ آدمی سے متعلق قرآن حکیم نے فرمایاہے کہ وَ الرُّجْزَ فَاہْجُرْ (74-5) یعنی ہر قسم کی گندگی کو ہٹاؤ معلوم ہونا چاہیے کہ لفظ رجز کی معنی ہے ذہنی پریشانی اور تشویش دوسری معنی ہے ہر قسم کی جسمانی گندگی سو اس گندگی کیلئے لفظ فاھجر کا ستعمال کیا گیا ہے اسکا ایک طریقہ ہے پانی کے ساتھ دھونے کا، دوسرا ہے ٹشو پیپر اور تولیہ یا کسی بھی کھردری چیز سے صاف کرنے کا معنی کہ زندہ آدمی سے وہ پلیتی جسکو جسامت ہو اسے مٹانے کیلئے پانی سے دھونے کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا اسکا مطلب یہ نہیں کہ پانی سے صفائی کرنا کوئی منع ہے بلکہ یہ ایک سہولت دی گئی ہے کہ اولا پانی ہو تو پانی سے دھوئیں اگر پانی نہ ہو تو کسی بھی کپڑے یا ٹشو پیپر وغیرہ سے بھی صاف کر دیں۔ اسکے بعد زندہ آدمی کیلئے قرآن حکیم کا حکم ہے

کہ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا (6-5) یعنی اگر آپ جنبی حالت میں ہوں تو پاکائی کر لیا کریں اس جملہ میں لفظ طہارت کا بولا یا گیا ہے یہ ضد ہے نجاست کا سو جس مخصوص مقام پر نجاست ہو گی طہارت بھی اس حصہ کی کرنی ہو گی سارے جسم کو دھونے یعنی جنابت کی وجہ سے سارے جسم کا غسل واجب نہیں ہے تو مردہ آدمی کیلئے اسکے سارے جسم کا غسل کرنا کہاں سے لایا گیا! یعنی اگر مردہ آدمی کے جسم پر کوئی بھی پلیتی ہو گی تو اسکو بھی اسطرح صاف کیا جائے گا جس طرح زندہ انسان کیلئے اوپر بیان کیا گیا رہا معاملہ سارے جسم کے دھونے اور غسل کرنے کا وہ تو زندہ آدمی کیلئے جسمانی کثافتوں سے تعلق رکھتا ہے کثافت کا تعلق احساسات سے ہے احساسات کا تعلق زندہ آدمی کے ساتھ ہے مردہ آدمی کو احساسات نہیں ہوتے ویسے بھی مردہ آدمی کا جسم یعنی ڈیڈ باڈی دوسرے جنم کے وقت یعنی قیامت میں یہ دنیا والی نہیں ہو گی پھر اس فانی اور معدوم ہونے والی چیز کو دھونے کی کیا ضرورت۔ قرآن حکیم میں تو فرمایا گیا ہے کہ وننشئکم فی مالاتعلمون () یعنی ہم تمہاری نشاۃ ثانیہ کا قالب ایسا لائیں گے جس کا آپ کو علم ہی نہیں اور اس قالب کیلئے بھی فرمایا کہ اسکا خام مال بھی دنیا والے جسم کا نہیں ہو گا بلکہ اِذَا مُزِّقۡتُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمۡ لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ (34-7) یعنی جب تم مرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے تو تمہارا نیا جنم ری کنڈیشیڈ کے بجاء خلق جدید ہو گا یعنی نئی پیدائش ہو گی مطلب کہ انسان کا موجودہ جسم فانی اور عارضی ہے اصل میں انسانی جوہر اس جسم سے الگ کوئی چیز ہے یہ جسم اسکی سواری ہے حساب کتاب جزا سزا انسان کی پرسنلٹی سے ہو گا شخصیت سے ہو گا موجودہ جسم مطلقا ہو گا ہی نہیں۔ تو مرنے کے بعد اسکے دھونے اور غسل دینے کے مراحل کس کے لئے ؟؟ اور کیوں ؟ علم حدیث کی روایات تو ساری من گھڑت ہیں انکی نسبت جناب خاتم الانبیاء کی طرف جھوٹی ہے دین کی فہم کی خاطر یہ روایات کسی کام کی نہیں ہیں بلکہ یہ احادیث تو فلسفہ قرآن کے رد کی خاطر بنائی گئی ہیں میت کے لئے نماز جنازہ کا مسئلہ بھی ملاشاہی نے اپنی معاشی ضرورت اور اہمیت جتانے کی خاطر ایجاد کیا ہے کہ انکی نماز جنازہ پڑھنے پڑھانے سے میت کی بخشش ہوتی ہے جتنی بھی احادیث نماز جنازہ کے بارے میں گھڑی گئی ہیں کہ نماز جنازہ میں اگر چالیس آدمی شریک ہوں گے

توانکی دعاؤں سے میت کی مغفرت ہو جائے گی یا جتنے بھی زیادہ لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوں گے تو میت کی بخشش کیلئے انکی دعاؤں سے اللہ کے اوپر اتنا ہی پریشر بڑھے گا جبکہ بخشش کیلئے قرآن حکیم کی تعلیم اور قانون یہ ہے کہ واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس شیئا(2-48)یعنی ڈرو اس دن سے جب کوئی بھی کسی کا بدلہ نہیں دے سکتا۔لِیَجْزِیَ اللہُ کُلَّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ اِنَّ اللہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ (14-51)ہر شخص کو اللہ جو بدلہ دیگا وہ اسکے کئے ہوئے اعمال کا دیگا۔

پیروں مرشدوں کی دعائیں یا جنازے نمازوں میں شریک ہونے والے لوگوں کی دعائیں میت کے لئے کسی کام کی نہیں ہوں گی یوم حساب اور یوم قیامت کو اللہ کا اعلان ہو گا کہ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت(40-17) آج ہر شخص کو بدلہ اسکے کئے ہوئے اپنے کاموں کا ملے گا اور خود جنت کیلئے بھی اللہ نے فرمایا کہ اولائک اصحاب الجنۃ خالدین فیھا جزاء بما کانوا یعملون(46-14)یعنی یہ جو جنتی لوگ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے یہ صلہ بھی انکو انکے اعمال کے بدلہ میں ملے گا۔ کوئی بھی شخص کسی کی آل اور خاندان سے ہونے کی وجہ سے بخشا نہیں جائے گا۔ جبتک کہ خود اعمال صالح نہ کرے (53-38-39) مسلم امت کی مذہبی پیشوائیت جو بے ہنر اور نکمی ہے اسنے اپنے مفت خوری کے معاش کیلئے بھی کئی بہانے بنائے ہوئے ہیں جن کے ذریعے لوگوں کے معاملات میں دخیل ہو کر ان سے اپنا روزگار بنائے رکھا ہے کسی بھی گھر میں بچہ پیدا ہو تو ملا نے یہ مسئلہ گھڑا ہے کہ اسکے دائیں کان میں اذان کہی جائے اور بائیں میں تکبیر کہی جائے جبکہ اذان اور نماز کے جملے شرکیہ معنی و مفہوم کے جملے ہیں وہ اسطرح کہ اللہ کی صفت میں لفظ اکبر بروزن اسم تفضیل کے اسکی علم الصرف کے لحاظ سے یہ معنی بنتی ہے کہ اگر اللہ کی صفت اکبر ہے جسکی معنی ہے زیادہ بڑا سب سے بڑا تو پھر لازمی طور پر کم سے کم ایک چھوٹا اللہ بھی ماننا پڑیگا سو مولوی ملا لوگ آنکھیں بند کئے ہوئے نمازوں اور اذانوں میں یہ شرکیہ جملہ استعمال کرتے رہتے ہیں جس سے اگر اللہ کے ساتھ شرک ہوتا ہے تو ہونے دو ملا کی امامت اہمیت اور ضرورت سلامت رہے جس سے اسکا روزگار سلامت رہے۔ اللہ نے نکاح کو قرآن

حکیم میں میثاق غلیظ (4-20) سے تعبیر فرمایا ہے جسکی معنی ہے پکی ایگریمنٹ اور معاہدہ جو دو عدد شاہدوں سے ہوتا ہے تو یہ بات مسلم ہے کہ سارے پکے معاہدے گورنمنٹ کے دست آویز پر لکھ کر رجسٹر کرانے پڑتے ہیں جب انکو پکی ایگریمنٹ تسلیم کیا جاتا ہے سو قرآن حکیم نے نکاح کو میثاق غلیظ قرار دیکر عدالتی اور سرکاری کام بنادیا لیکن ملانے اس قرآنی رہنمائی میں دخل دیکر کہا کہ یہ نکاح اتنے تک نہیں ہوگا جب تک میں خطبہ نہ پڑھوں کیا کریں جو مسلم امت کی حکومتیں بھی اتنی کرپٹ ہیں جو ملائوں کو اپنے لئے کور بنائے رکھنے کیلئے انکی بھی جائز ناجائز باتیں قبول کرتی ہیں کہ یہ دونوں ادارے مل ملاکر عوام سے لوٹ کھسوٹ کرتے رہیں۔ حکومت نے لین دین کے معاملات کے خاطر رجسٹریشن کے محکمے قائم کئے ہوئے ہیں پھر بھی نکاح کی رجسٹریشن انکے ہاں نہ ہو۔ وہ صرف ملا لوگ پڑھیں جبکہ قرآن حکیم میں معاہدہ کے علاوہ پڑھنے وغیرہ کا کوئی بھی لفظ نہیں استعمال کیا گیا ہے۔

نکاح کی طرح طلاق کے معاملہ کو بھی اللہ نے گورنمنٹ کا مسئلہ قرار دیا ہے یعنی اکیلا مرد یا اکیلی عورت طلاق کا فیصلہ نہیں کرسکتے اس لئے اللہ نے طلاق کے مسئلہ کا خطاب قرآن حکیم میں یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْہُنَّ (65-1) کے الفاظ سے براہ راست نبی علیہ السلام کو مخاطب ہوکر کیا ہے سو جس دور میں نبی نہیں ہوگا تو یہ معاملہ وقت کی حکومت سرانجام دے گی اور قرآن حکیم میں طلاق کیلئے اللہ نے ایک جج کے فیصلہ کو بھی تسلیم نہیں کیا سورت النساء کی آیت نمبر 35 میں رب تعالیٰ نے طلاق کیلئے کورٹ کی ڈبل بینچ کا حکم دیا ہے لیکن اتنے اہم مسئلہ کو مدارس رعربیہ میں درس نظامی کے خلاف قرآن امامی علوم کی فقہوں میں طلاق کو اکیلے مردوں کے اختیار میں دیا گیا ہے جو وہ بھی تین طلاق کے الفاظ بولنے سے بیوی پہلے شوہر کی طرف واپس نہیں ہوسکتی جب تک کسی دوسرے آدمی سے نکاح کرکے اس سے جماع نہ کرائے جس کو امامی فقہوں نے حلالہ کی اصطلاح دیکر بعض مدارس و مساجد میں اسکے دکان کھولے رکھے ہیں جہاں "دلہن ایک رات کی" کو پہلے شوہر کیلئے حلال کیا جاتا ہے" اور ایسے کارخیر سے ان اماموں کے ارواح کے لئے ایصال ثواب کرتے ہیں جنہوں نے اجتہاد کرکے ایسا حلالہ والا فقہ بنایا ہے۔